سید یونس الحسنی

جدید اسلام یا اسلام کا استہزا

شب تار میں، موج طوفان اور اہل حق کا سفینہ عجیب کیفیت ہے۔ مسافر دل گرفتہ، ہوا شدید مخالف اور کشتی کا تختہ بھی ٹوٹا ہوا ہے۔ نشانِ منزل مقصود نظر آتا ہے' نہ ساحل۔ طغیانی کی ہر ہر موج قاتل ہے۔ ظلمت کی اولادیں نہنگانِ اجل سے تیز تر ہیں۔ فرزندانِ معاصی رات دن مائل بہ بیداد ہیں۔ یہ بے درد فطرت کی تحریریں مٹانے کے درپے ہیں۔ لگتا ہے اس جرنیلی پیشے سے اب اعجاز محبوبی عنقا، رعنائی حسن معدوم اور گرمی عشق مفقود ہو چکے ہیں۔ کردار کی خوبی و خامی سے عدم آشنائی کا غلبہ ہے۔ نگاہیں اس قدر سطحی ہیں کہ عرصہ آفاق تک ان کی رسائی ممکن نہیں رہی۔ حتیٰ کہ علم و ادب میں وہ اخلاقیات کو بھی تلاش نہیں کر سکتیں۔ معلوم ہوتا ہے' ان میں جواہر فطرت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ بالفاظ دیگر جنہیں ہم ہیرے سمجھتے رہے۔ وہ بالکل پتھر ہو کر غلط صحیح اور نیک و بد کی پہچان کھو بیٹھے ہیں۔ ان کی زبان شاید قابو میں نہیں رہی کہ رب کائنات کے غیض بے کراں کو للکارتے پھرتے ہیں۔ اس کے نازل فرمودہ دین کو خود ساختہ پیمانوں، سانچوں، زاویوں اور میزانوں سے ناپ تول کر مختلف دائروں میں تقسیم کرنے کی انتہائی بے ہودہ جسارت کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

> ''پسماندہ اسلام ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے' کسی نے داڑھی رکھی ہے تو بسم اللہ۔ مجھے نہ کہو کہ میں داڑھی رکھوں۔ میں داڑھی نہیں رکھنا چاہتا۔ فلمی پوسٹر، میوزک، داڑھی نہ رکھنا، خواتین کا برقعہ نہ پہننا، شلوار قمیض، پینٹ اور ایل ایف او چھوٹے معاملات ہیں۔ انہیں ایشو نہ بنائیں۔ یہ چھوٹی سوچ اور چھوٹے ذہن کی بات ہے۔ پاکستان کو بڑے چیلنج درپیش ہیں۔ ایشو یہ ہے کہ ملک میں کونسا نظام ہونا چاہیے؟ ہمیں تہذیب یافتہ اور جدید اسلام چاہیے۔ پاکستانی معاشرے میں طالبان طرز کے اسلام کی کوئی جگہ نہیں۔ ایسے اسلام سے سارے منصوبے دھرے رہ جائیں گے۔ میں پوچھتا ہوں کیا یہ غیر اسلامی ملک ہے؟ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے مگر ہمیں ایسا اسلام نہیں چاہیے جو معاشرے کو پسماندہ رکھے۔ ہم ترقی پسند اسلام کے حق میں ہیں۔ فیصلہ کریں طالبان والا اسلام چاہیے یا ترقی پسند؟ ہمیں عالمی سطح پر دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے۔ علماء ہوشمندی سے کام لیں۔ قائداعظم اور علامہ اقبال کا تصور ترقی پسند پاکستان تھا' مذہبی ریاست نہیں۔ نفاذ اسلام کے لیے لوگوں کے ذہنوں اور دلوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ پوری قوم برداشت والا کلچر چاہتی ہے۔ اسلام میں سب کے حقوق محفوظ ہیں۔ اس کی اقدار کو سمجھیں۔''
>
> (''نوائے وقت''۔ ''اسلام'' ۱۱ر جون ۲۰۰۳ء)

مندرجہ صدر اقتباس جنرل پرویز کی اس تقریر کا ہے جو انہوں نے ۱۰ جون کو کوہاٹ ٹنل کی افتتاحی تقریب میں کی۔ اس کا عمیق نظر سے جائزہ لیجیے۔ رسول آخریں ﷺ پر نازل شدہ اللہ کے پیام آخریں کے لیے کس قدر تیر ونشتر پوشیدہ ہیں۔ اسے کس نوکیلے اور زہر آلود انداز سے ہدف تنقید بنایا گیا ہے۔ یوں تو پوری تقریر ہی لادینیت سے اٹی پڑی ہے۔ البتہ سطور محولہ بالا پڑھیں تو کھلے گا کہ صدر پاکستان نے اسلام کو کئی دائروں میں تقسیم کیا ہے۔ مثلاً

۱) پسماندہ اسلام

۲) تہذیب یافتہ اور مہذب اسلام

۳) ترقی پسند اسلام

۴) طالبان کا اسلام

۵) قائداعظم اور اقبال والا اسلام

۶) جدید اسلام

داد دینا پڑتی ہے مسٹر پرویز کے وسیع مطالعے کی، جس نے انہیں اسلام کی اتنی اقسام سُجھائی ہیں۔ ورنہ ہم تو آج تک یہی پڑھتے سنتے رہے ہیں اور ہمارے اب وجد بھی بالیقیں اسی بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اسلام کی صرف ایک ہی قسم ہے اور وہ منزل من اللہ ہے۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ نے صرف وہی اسلام امت مرحومہ کو من وعن ودیعت فرمایا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی اسلام کو سینے سے لگا کر پوری دنیا پر چھا گئے۔ اسی اسلام پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں نے عزت و عظمت حاصل کی۔ اسی اسلام کا آج پھر ہر پیر و جواں رسیا، خواہش مند اور اس کے نفاذ کا طالب ہے۔ بالکل اسی اسلام کو قرن اوّل میں یہود و نصاریٰ کی دشمنیوں کا سامنا تھا اور آج بھی وہی اسلام ہے، جسے عالمی یہودی و نصرانی قوتیں اپنی بے اصول دشمنی کی باڑھ پر رکھے ہوئے ہیں۔ جنرل پرویز، بش و بلیئر کی ہم نوائی میں اسلام پر نعوذ باللہ پسماندہ، غیر مہذب، غیر ترقی پسند، طالبان کا اسلام کا نامعقول طعن کرتے ہوئے، قائداعظم اور اقبال کے اسلام کی بات کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی جدید اسلام کا فلسفہ بھی پیش کرتے ہیں۔ جہاں تک علامہ محمد اقبالؒ کا معاملہ ہے ان کے افکار و نظریات ان کی تحریروں کی صورت میں موجود ہیں۔ جوامت مسلمہ کو بالعموم اور اہل پاکستان کو بالخصوص جھنجھوڑتے ہیں کہ اہل مغرب کی اندھی تقلید ترک کر دو۔ ان کا تراشیدہ نظام جسے اقبال ''دیو استبداد کی نیلم پری'' کا نام دیتے ہیں، چھوڑ دو اور صرف سرورِ کائنات ﷺ کے دیئے ہوئے نظام حیات اسلام کو اپناؤ۔ فرماتے ہیں: ؎

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جدید اسلام تو مرزائے کادیانی کا ارتدادی اور گمراہ کن فلسفہ ہے، جو یہودیت، نصرانیت، ہندومت، بدھ مت

وغیرہ کواپنے اندر سمونے اورانہیں برداشت کرنے کا درس دیتا ہے۔کیا جنرل پرویز اُسی کے قائل ہیں؟ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس طاغوتی نظریے میں موسیقی،خواتین کی برہنگی اور دیگر بہت سی مکروہات کو کلیتہً برداشت کرنے کی صلاحیت ہے۔ہم اس آبرو باختہ طرزِ تفکر سے مکمل برأت کا اعلان کرتے ہیں۔جنرل پرویز نے طیش سے بھر پور انداز میں سوال کیا:’’میں پوچھتا ہوں کیا یہ غیر اسلامی ملک ہے؟‘‘

ہمارا جواب ہے۔ہاں جناب!یہ بالکل غیر اسلامی ملک ہے اوراس کی کچھ وجوہات ہیں۔مثلاً آئین پاکستان میں اسلامی دفعات ہونے کے باوجود اُن پر محض اس لیے عمل نہیں ہورہا کہ بیرون ملک نقد و جرح نہ ہو۔کوئی اسلامی قانون یہاں عملی طور پر نافذ نہیں۔لوگوں کے حقوق کی حفاظت نہیں،عدل نہیں،امیر،امیر ترین ہوتا جارہا ہے،ذخیرہ اندوزی عروج پر ہے،دینی مبادیات سے سرِ عام استہزا کیا جاتا ہے اور کوئی پوچھتا نہیں۔دجال قادیاں کی ارتدادی امت پر شرعی قانون لاگو نہیں۔دیگر مدعیان نبوت کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔بدمعاشی،بدکاری و بے حیائی کا کوئی کنارہ نہیں۔حکومت اور میڈیا اس کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے اور اسے ہنس کھیل کر برداشت کرتے ہیں۔جنرل پرویز شاید اسی برداشت والے کلچر کی بات کرتے ہیں مگر ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی بھی صاحب حمیت ایسے معاملات میں دل کو شکیبا نہیں کرسکتا۔جنرل صاحب اپنے ریمارکس پر اللہ اس کے رسول ﷺ اور امت مسلمہ سے معافی مانگیں یا ملک و ملت کی سربراہی سے خود ہی دست کش ہوجائیں۔اپنا آئیڈیل حضور پرنور ﷺ کو بنائیں۔مصطفےٰ کمال،قائداعظم اور علامہ اقبال اسلام کے آئیڈیل نہیں ہوسکتے۔یہ صرف محمد عربی ﷺ کا اعزاز و منصب ہے جو کوئی نہیں چھین سکتا۔اس پر ایمان کا تقاضا ہے کہ:

بہار رنگ و بو سے آدمی بیگانہ ہوجائے
محمد مصطفےٰ کے عشق میں دیوانہ ہوجائے

ماھانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆دارِ بنی ہاشم،مہربان کالونی،ملتان☆31جولائی 2003ءبروز جمعرات،بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

الداعی:سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ،دارِ بنی ہاشم،مہربان کالونی،ملتان فون:061-511961